روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 24 ستمبر 2013ء 17 ذیقعد 1434 ہجری 24 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 218

ہر گناہ کی جڑ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں۔ان سے بچنا چاہئے وہ یہ ہیں:
تکبر، حرص اور حسد۔

(رسالہ قشیریہ باب الحسد)

وہ اعمال جو آسمان کے فرشتے رد کر دیتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طویل انذاری حدیث

آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے سے ہی حقیقی اور مقبول نیکیوں کی توفیق ملتی ہے

اپنے اعمال پر ناز نہ کرو، زبان کی حفاظت کرو، کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ، اعمال میں دنیاوی آمیزش نہ ہو اور لوگوں میں فتنہ پیدا نہ کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرے جو اسے نیکیوں کا وارث بنائے گا۔ اچھا اور نیک وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پرکھ سے اچھا نکلے۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ ہم متقی ہیں مگر اصل میں متقی وہ ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کے دفتر میں متقی ہو۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ عام نصیحت ہے جو اگر ہمارے سامنے ہو تو ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی ایک لمبی روایت پیش کی جو کہ آپؐ نے حضرت معاذؓ کو نصیحت کے رنگ میں بیان فرمائی۔وہ روایت انسان کے ایسے اعمال کے بارے میں ہے جو آسمان پر لے جائے جاتے ہیں اور آسمان کے دربان فرشتے انہیں ردّ کر دیتے ہیں۔ان میں غیبت، فخر و مباہات، تکبر، اپنے اعمال پر فخر، خود پسندی، عجب، حسد، بے رحمی ظلم اور ایسے اعمال شامل ہیں جو خالص خدا کے لئے نہ ہوں بلکہ ان میں ریا کی ملونی ہو اور اپنی شہرت مطلوب ہو۔ حضرت معاذؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر اعمال کا یہ حال ہے تو ہمیں نجات کیسے حاصل ہوگی اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا۔آپؐ نے فرمایا کہ تم میری سنت پر عمل کرو، اپنے اعمال پر ناز نہ کرو، اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ، کوئی بری بات منہ سے نہ نکالو اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیزگار نہ سمجھو اور اپنی پرہیزگاری کا اعلان نہ کرو، تمہارے اعمال میں دنیا کی آمیزش نہ ہو اور لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا نہ کرو اور نہ انہیں پھاڑنے کی کوشش کرو۔تم اپنے اعمال کو ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حقیقی اور مقبول نیکیوں کی توفیق اسی وقت ملتی ہے جب آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہو۔حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی نیکیوں کی نمونۃً ایک جھلک پیش کی۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اس کی عبادت کرو جس طرح میں کرتا ہوں، اس کے عبد شکور بنو جس طرح میں شکر گزاری کرتا ہوں۔اس طرح عبد رحمان بنو جس طرح میں حق ادا کرتا ہوں۔اگر میرے اسوۂ پر چلتے ہوئے بے غرض اور بے نفس ہو کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جاؤ گے۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عملوں کو اپنی رضا کے مطابق بنائے اور پھر انہیں قبول بھی کرلے۔ہمارے عمل ایسے نہ ہوں جو دنیا کی ملونیوں کی وجہ سے ہمارے منہ پر مارے جانے والے ہوں۔ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنت کے وارث ہوں اور اپنے ہر عمل کو اس کی رضا کے مطابق ڈھال کر اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا فیض پانے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری دعائیں قبول فرمائے۔آمین

حضور انور نے آخر پر مکرم اعجاز احمد کیانی صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت اور مکرم عبدالمومن صاحب درویش قادیان اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی کی وفات پر ان تمام مرحومین کے خاندانی کوائف، جماعتی خدمات اور ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ میں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں۔دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ دورہ بابرکت فرمائے اور اس کے نیک مقاصد کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔آمین

محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ وفات پاگئیں

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت مصلح موعود اور حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ کی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مرحوم مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو میری لینڈ امریکہ میں بعمر 95 سال انتقال کر گئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود کی پوتی، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نواسی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خالہ محترمہ تھیں۔آپ 1918ء میں قادیان میں پیدا ہوئیں۔وہیں پر ابتدائی تعلیم حاصل کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زیر سایہ دینی تعلیم اور تربیت کے مراحل طے کئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کے نکاح کا اعلان مورخہ 22 مارچ 1940ء کو فرمایا۔(آپ کے مزید کوائف آئندہ درج کئے جائیں گے)

آپ کی میت پاکستان لائی جارہی ہے۔آپ کی نماز جنازہ مورخہ 27 ستمبر 2013ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی۔

آپ نے لواحقین میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔محترمہ صاحبزادی امۃ البصیر صاحبہ اہلیہ محترم میر داؤد احمد صاحب میری لینڈ امریکہ

2۔محترمہ صاحبزادی امۃ النور صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب مرحوم میری لینڈ امریکہ

3۔محترمہ صاحبزادی امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محترم خالد احمد عطاء صاحب میری لینڈ امریکہ

4۔محترم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب میری لینڈ (سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت امریکہ)

ادارہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان سے اظہار افسوس کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔آمین

مکرم عطاء النور صاحب

2013ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونیوالے دو ممالک کا تعارف

کوسٹاریکا (Costa Rica) مونٹی نیگرو (Montenegro)

سال 2013ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے دوسرے دن ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو نئے ممالک کا تذکرہ فرمایا جہاں جماعت احمدیہ کا پودا لگا ہے۔ ان ہر دو ممالک کے احوال اور تعارف احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

کوسٹاریکا (Costa Rica)

کوسٹاریکا (Costa Rica) وسطی امریکہ کا ایک ملک ہے جس کے دو اطراف میں سمندر ہے۔ مشرق میں کیرابین سمندر (Caribbean Sea) اور مغرب میں بحرالکاہل (Pacific Ocean) ہے۔ جس کے شمال میں نیکاراگوا (Nicaragua) اور جنوب میں پاناما (Panama) ہے۔ پاناما گزشتہ سال جماعت احمدیہ میں شامل ہوا اور جلسہ سالانہ یوکے 2012ء میں حضور انور ایدہ اللہ نے اس کا تذکرہ فرمایا۔ کوسٹاریکا کا دارالحکومت سان ہوزے (San Jose) ہے جو کوسٹاریکا کا سب سے بڑا شہر بھی ہے۔ کوسٹاریکا کا کل رقبہ 10 ہزار 51 مربع کلومیٹر ہے جو بہاولپور ضلع سے دوگنا بنتا ہے۔ اس کی کل آبادی تقریباً ساڑھے چار ملین سے زائد ہے جو 99 فیصد ہسپانوی ہے۔ کوسٹاریکا کی سرکاری زبان ہسپانوی ہے۔ یہاں کی کرنسی کا نام کولون ہے۔

آج سے تقریباً 511 سال قبل 1502 عیسوی میں کولمبس نے اس ملک کا نام کوسٹاریکا رکھا جس کا مطلب ہسپانوی زبان میں ''امیر ساحل'' کے ہیں۔ کولمبس نے اس کا نام کوسٹاریکا اس لئے رکھا کہ جب وہ یہاں کی ایک بندرگاہ لیمن (Lemon) میں اترا تو اس نے یہاں کے لوگوں کو سونے میں لدا پایا۔

5 ستمبر 1821ء میں وسطی امریکہ کو جب آزادی ملی تو یہ ملک میکسیکو کی سلطنت کا حصہ بنا رہا۔ 1854ء میں 7.5 کے ایک ہولناک زلزلہ نے اس ملک کو تہہ و بالا کر دیا تھا۔

کیوبا نے جب یہاں کافی کی زراعت شروع کی تو دیکھتے ہی دیکھتے یہ ملک کافی کی زراعت میں ترقی کرنے لگا اور یوں اس ملک کی معیشت بھی بہتر ہونے لگی۔ یہاں کی دیگر پیداوار میں گنا، کیلا اور گوشت شامل ہیں۔ اس ملک کی آمدنی کا بڑا ذریعہ سیاحت ہے۔

اس ملک میں تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ حکومت 20 فیصد بجٹ تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں تعلیم 90 فیصدی ہے جو لاطینی امریکہ کے تمام ممالک میں سب سے بہتر ہے۔

اس ملک میں ایک صدر ہوتا ہے دو اس کے نائبین ہوتے ہیں اور 18 وزراء ہیں۔ چار سال بعد انتخابات عمل میں آتے ہیں۔ یہاں دو پارٹیاں ہیں۔ 1949ء سے قومی لبریشن پارٹی برسراقتدار چلی آرہی ہے دوسرے نمبر پر سوشلسٹ پارٹی ہے۔ اس ملک کے سات صوبے ہیں ہر ایک کا ایک گورنر ہوتا ہے۔ 81 کاؤنٹیز میں 429 اضلاع ہیں۔

کوسٹاریکا نے 1949ء میں اپنی فوج ختم کر دی تھی۔ یہ لاطینی امریکہ کا وہ واحد ملک ہے جس میں 1950ء کے بعد سے جمہوریت ہی کا قیام رہا ہے۔ کوسٹاریکا ایک مستحکم ملک ہے۔ 2012ء کے اعداد و شمار کے مطابق کوسٹاریکا کا دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں 62واں نمبر تھا۔ جبکہ لاطینی امریکی ممالک میں اس کا پہلا نمبر ہے۔ ماحولیاتی اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں اس کا پانچواں نمبر بنتا ہے۔

یونائیٹڈ نیشن (UN) نے نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو 1981ء تا 1986ء تک کوسٹاریکا (Costa Rica) کی یونیورسٹی آف پیس کا ممبر آف کونسل نامزد کیا۔ اس یونیورسٹی کا قیام 1980ء میں ہوا۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی کتاب احمدیت میں کوسٹاریکا میں جماعت کے قیام کا ذکر فرمایا ہے۔ (انوار العلوم جلد 8 ص 116)

معلوم ہوتا ہے اس کے بعد یہاں کوئی احمدی نہیں رہا اور اب دوبارہ احمدیت یہاں داخل ہوئی ہے۔

مونٹی نیگرو

(Montenegro)

مونٹی نیگرو (Montenegro) یورپ کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ مونٹی نیگرو کا مطلب ہے کالے پہاڑ۔ اس کے جنوب مغرب میں بحرایڈریٹک (Adriatic Sea) ہے جبکہ اس کے مغرب میں کروشیا (Croatia) اور شمال میں بوسنیا (Bosnia) اور سربیا (Serbia) اور مشرق میں کوسوو (Kosovo) اور جنوب مشرق میں البانیا (Albania) واقع ہے۔

مونٹی نیگرو کا دارالحکومت پوڈگوریکا (Podgorica) ہے۔ اس کا کل رقبہ 13 ہزار 812 مربع کلومیٹر ہے۔ جو سیالکوٹ ضلع کے برابر ہے۔ آبادی 7 لاکھ کے قریب ہے جس کی 18 فیصد آبادی مسلمان ہے۔ باقی سب عیسائی ہیں۔ مسلمان آبادی میں سے بیشتر کا تعلق بوسنین اور البانین اقوام سے ہے۔ کسی زمانہ میں یہ ملک سلطنت عثمانیہ کا حصہ تھا۔ یہاں کی قومی زبان سربین ہے اور یہاں کی کرنسی یورو ہے۔ یہ ملک خوبصورت ساحلوں کے باعث سیاحت کا مرکز ہے۔

یہ سرزمین ایک عرصہ تک بشپس (Bishops) کے تسلط میں رہی۔ 1696ء سے 1918ء تک یہ یوگوسلاویا (Yugoslavia) کا حصہ رہا۔ 3 جون 2006ء میں یہ ملک آزاد ہوا اور اسی سال یہ ملک اقوام متحدہ کا 192واں رکن ملک منتخب ہوا۔

2010ء میں مونٹی نیگرو کا پہلا وفد حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے آیا۔ گزشتہ سال 2012ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بھی مونٹی نیگرو (Montenegro) کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف پایا تھا اور امسال 2013ء میں اس ملک کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کا موقع ملا۔

☆......☆......☆......☆

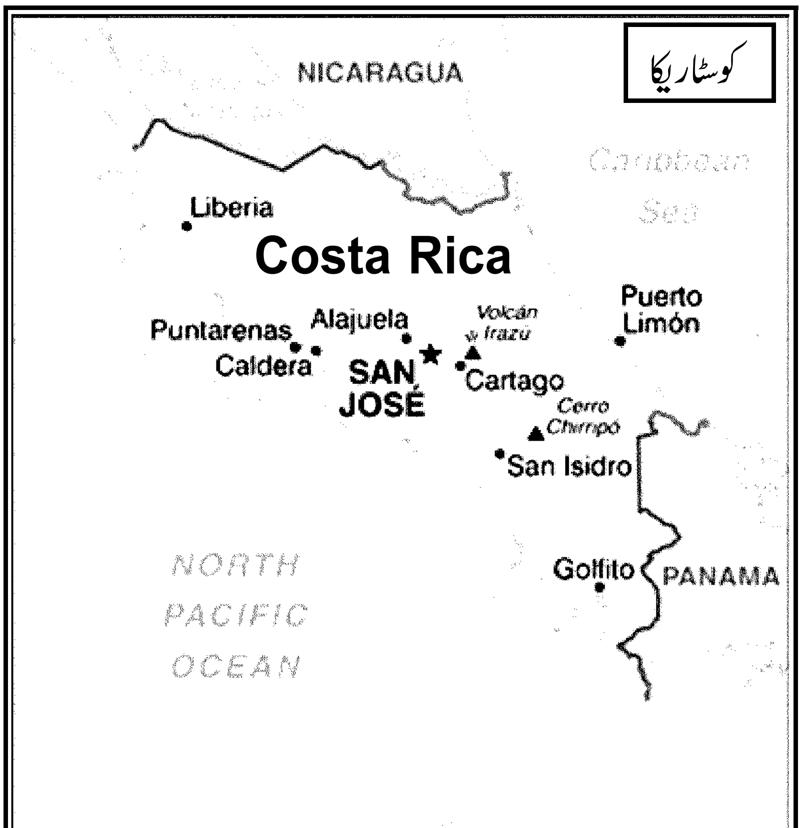

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے

جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مربیان اور ذیلی تنظیمیں سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔ دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے، اجاگر کرنے کی کوشش کریں

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ ہر سطح پر سیکرٹریان مال کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ مربیان جماعتوں میں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں

مختلف تربیتی اور انتظامی امور سے متعلق امراء جماعت، مربیان، عہدیداران اور افراد جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 راگست 2013ء بمطابق 16 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

کچھ دن ہوئے، دینی تربیتی امور کا ایک جائزہ اتفاق سے ایک عہدیدار کے ساتھ باتوں باتوں میں میرے سامنے آیا۔ اُس کے بعد پھر مَیں نے اُن سے تحریری رپورٹ بھی منگوائی۔ اس کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ بعض امور ایسے ہیں جن پر مجھے کچھ کہنا چاہئے۔ جماعت کا ایک طبقہ جو ہے، اُس کو اس کی ضرورت ہے اور اسی طرح کچھ ایسی باتیں ہیں جن کی عہدیداروں کو بھی ضرورت ہے۔ یہ امور جس طرح یہاں کی جماعت کے لئے اہم ہیں اسی طرح دنیا کی دوسری جماعتوں کے لئے بھی اہم ہیں۔ یا نئی نسل اور اُن افراد کے لئے بھی ان کا جاننا ضروری ہے جو زیادہ ایکٹو (active) نہیں ہیں، زیادہ تر جماعتی کاموں میں involve نہیں ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن کو عموماً کھول کر بیان نہیں کیا جاتا۔ یا مربیان اور عہدیداران افرادِ جماعت کے سامنے اس طرح احسن رنگ میں ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے۔ جس کی وجہ سے بعض ذہنوں میں، خاص طور پر نوجوانوں میں سوال اُٹھتے ہیں لیکن وہ سوال کرتے نہیں۔ اس لئے کہ جماعتی ماحول یا اُن کا عزیز رشتے داریا والدین ان سوالوں کو بُرا سمجھیں گے یا وہ کسی مشکل میں پڑ جائیں گے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ مربیان اور (-) سے سوال کر کے یا عہدیداروں سے جو علم رکھتے ہیں اُن سے سوال کر کے، یا اپنی ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں سے سوال کر کے پوچھیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعلق رکھنے والوں اور تعلق رکھنے والیوں کا اپنی اپنی متعلقہ ذیلی تنظیموں سے اس طرح تعلق ہونا چاہئے کہ آسانی سے سوال کر سکیں تاکہ معلومات میں بھی اضافہ کریں اور کوئی شکوک و شبہات ہیں تو وہ بھی دُور کریں یا مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔ بعض لوگ مجھے دوسرے ملکوں سے بھی اور بعض دفعہ یہاں سے بھی لکھتے ہیں اور انتہائی ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے لکھتے ہیں تو اُن کے سوالوں کے جواب دیئے بھی جاتے ہیں۔ بہرحال یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض عہدیدار بھی اپنے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں تفصیل نہیں جانتے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا نہیں کرتے۔

جو باتیں میں بیان کرنے لگا ہوں اس میں ایک پہلو تو عقیدے اور اس کے بارے میں علم سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں اور اسی طرح بعض باتیں جو ہمیں کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، ان کے بارے میں بھی علم ہو کہ کیوں ہمیں کہا جاتا ہے اور کیوں یہ ایک (-) کے لئے ضروری ہے؟ اس میں مالی قربانی ہے، اس بارے میں لوگ تفصیل جاننا چاہتے ہیں۔ دوسرے اس تعلق میں عہدیداران کی بعض انتظامی ذمہ داریاں ہیں اُن کو کس طرح نبھانا ہے اور کس حد تک اختیارات ہیں۔ بہرحال اس تعلق میں ان دو باتوں کی طرف مَیں مختصراً توجہ دلاؤں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے جو عقیدے سے تعلق رکھتی ہے اور ایک احمدی کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے۔ عموماً اس کا بیان تو ہوتا بھی رہتا ہے لیکن اُس توجہ سے نہیں ہوتا یا اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے نہیں ہوتا کہ ہمارے اپنے لوگوں کی بھی تربیت کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ایک پیدائشی احمدی ہے، اُسے علم ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ نئے آنے والوں کو تو اس کا اچھی طرح علم ہوتا ہے۔ پڑھ کر تحقیق کر کے آتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جو اتنے زیادہ ایکٹو (active) نہیں ہیں، اجتماعات پر نہیں آتے، بعض جلسوں پر بھی نہیں آتے اور ہر ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں، چاہے تھوڑی تعداد ہو، ایک تعداد ہے جس کی طرف ہمیں فکر سے توجہ دینی چاہئے اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی طرح جماعتی نظام بھی ایسے لوگوں کو دھتکارنے کے بجائے یا یہ کہنے کے بجائے کہ ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی انہیں قریب لانے کی کوشش کرے۔ سوائے اُن کے جو کھل کر کہہ دیتے ہیں کہ میرا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کے بارے میں بھی جو جماعت کا main جماعتی نظام، main stream ہے، اس کو چاہئے کہ ذیلی تنظیموں کو ان لوگوں کی معلومات دے دیں، کیونکہ بعض بڑی عمر کے عہدیداران کے سخت رویے کی وجہ سے بھی لوگ ایسے جواب دے دیتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں ان کے ہم عمر یا کچھ حد تک ہم مزاج لوگوں کے ذریعہ سے اُن کی اصلاح کی طرف توجہ دے سکتی ہیں اور جہاں یہ طریق اپنایا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی بھی ہوئی ہے۔ بعض جگہ بعض سیکرٹریان تربیت ایسے بھی ہیں جنہوں نے تربیت کے لئے ایسے لوگوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنائے اور اس کا اچھا اور بڑا خاطر خواہ اثر ہوا۔ بڑی اچھی response ان لوگوں سے ملی۔ بہرحال کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم نے حتی الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی ذمہ داری ہے اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے۔

اس اصولی بات کے بعد جو پہلی بات میں کرنا چاہتا ہوں، وہ جیسا کہ میں نے کہا، ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس کے لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی میں بیان کروں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں ....اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی

طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ان کی تعداد اس قدر ہو کہ روئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے۔'' فرمایا کہ: ''اس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ (دین حق) کی سخت توہین کی گئی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 9۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہ صرف حضرت مسیح موعود کی زندگی کی بات نہیں ہے بلکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں اور قرآنِ شریف کی سچائی کو دنیا میں قائم کرنے کے بارے میں اپنے لٹریچر میں، اپنی کتب میں، اپنے ارشادات میں جس طرح روشنی ڈال گئے ہیں، وہ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآنِ شریف کی سچائی کو دشمنوں پر ثابت کر رہا ہے۔

میں نے مختلف موقعوں پر مختلف مثالیں دی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پہلوؤں کو غیروں کے سامنے بیان کیا جائے تو کس طرح وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر یہی سیرت ہے، یہی تعلیم ہے تو ہم غلطی پر تھے۔ کچھ عرصہ ہوا اپنی کسی تقریر میں کینیڈا کے ایک مخالف (-) کی میں نے مثال دی تھی جس نے ڈینش اخباروں کے کارٹون بھی اپنے رسالے میں، اپنے اخبار میں شائع کئے تھے۔ اُس نے جب اس دفعہ دورے میں وہاں میری بات سنی ہے اور (دین) کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں اسے علم ہوا تو وہ اپنے اخبار میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ امام جماعت احمدیہ کی بات سن کر مجھے حقیقت کا علم ہوا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اسی طرح گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک بڑے سیاستدان نے جمعہ کے حوالے سے غلط قسم کا پروگرام اپنے ریڈیو میں دیا یا باتیں کیں۔ اس پروگرام کو سننے والوں کی تعداد بھی بہت بڑی ہے، لاکھوں میں ہے۔ اس پر جمعہ کی اہمیت اور حقیقت قرآن کریم کی رُو سے کیا ہے؟ اس بارہ میں ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اپنا آرٹیکل لکھا، ویب سائٹ پر دیا۔ پھر اس شخص کو لکھا گیا۔ یہ وہاں کا بڑا پولیٹیکل لیڈر رہے، مشہور آدمی ہے کہ تم نے غلط کہا ہے، اب ہمیں بھی ریڈیو پر وقت دو۔ چنانچہ اس نے وقت دیا۔ یہ بہرحال اُس کی شرافت تھی اور ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ریڈیو پر جمعہ اور اُس کے حوالے سے قرآن کے تقدس کے بارے میں بات کی تو اس نے یہ تسلیم کیا کہ میری غلطی تھی اور اس پروگرام کو بھی لاکھوں افراد نے سنا اور یہ سب بھی اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حقیقی (دینی) تعلیم کا پتہ چلتا ہے۔ پس یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود نے جو ہمیں بتایا، ہمیں حقیقت سے آشکار کیا، اسی وجہ سے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر روشن کریں، قرآن کریم کی تعلیم کو، حقیقت کو آشکار کریں۔

پس اس وجہ سے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ (دین حق) کی عظمت اور قرآن کریم کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور وقار دنیا میں دوبارہ آپ کے ذریعہ سے قائم ہو رہا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی بھی وجہ سے کسی احساس کمتری کا شکار ہوں اور نوجوانوں کو اس بارے میں حوصلہ رکھنا چاہئے۔ جہاں جہاں بھی نوجوان ایکٹو (active) ہیں اللہ کے فضل سے مخالفین کا منہ بند کر رہے ہیں۔

پھر ہم میں سے ہر ایک کو یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے۔ تیرہ چودہ سال کے بچے بھی یہ سوال کرتے ہیں اور والدین ان کو صحیح طرح جواب نہیں دیتے۔ اس بارے میں میں پھر حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں ہی بیان کر دیتا ہوں۔ یہ تفصیلی ایک ارشاد ہے۔ اس کو ذیلی تنظیمیں بعد میں اس کے حصے بنا کر سمجھانے کے لئے استعمال کر سکتی ہیں اور اس سے مزید رہنمائی بھی لے سکتی ہیں۔ ایک موقع پر بعض مولویوں نے آپ سے سوال کیا کہ ہم اب نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی لاتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

(حضور نے حضرت مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش کئے اور پھر فرمایا)

پس جن پیشگوئیوں کے مطابق جو قرآن کریم اور حدیث میں واضح ہیں، مسیح موعود نے چودھویں صدی میں آنا تھا، وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آپ کی کتب کو پڑھے۔ انگریزی دان جو ہیں یا جن کو اردو زبان نہیں آتی ان کے لئے دوسرے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں اتنا لٹریچر موجود ہے کہ جس میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے اس بارے میں وضاحت سے موجود ہے۔ اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں کے جواب دیں۔ خود تیاری کریں گے تو علم بھی حاصل ہو گا اور اعتراضوں کے جواب بھی تیار ہوں گے۔

اس کے لئے بھی علاوہ اس کے کہ ہر شخص خود کرے، جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنانے چاہئیں کہ کس طرح ہم اس بارے میں ہر فرد تک یہ تعلیم پہنچا دیں کہ آپ کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ تو عقیدے کی بات ہو گئی جو میں نے کر دی ہے۔

دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح (-) ویب سائٹ ہے۔ پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو عورت ہو جوڑنے کی کوشش کریں اور نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے۔ مخلصین اور باوفا مخلصین کی بہت بڑی تعداد ہے جو بڑی کوشش سے آتے ہیں اور یہاں (بیت) میں آ کر بھی خطبہ سنتے ہیں اور دنیا میں مختلف جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی سنتے ہیں اور باقاعدگی سے سنتے ہیں، بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ دو تین دفعہ سنتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی تعداد ہے جو نہیں سنتی۔ یہاں یوکے (UK) میں ہی ایسے لوگ ہیں جو خطبات نہیں سنتے اور نہ ہی دوسرے پروگرام دیکھتے ہیں بلکہ وہ بعض پروگراموں میں شامل بھی نہیں ہوتے۔ ایک جماعت میں کافی تعداد میں لوگوں نے خلاف تعلیم سلسلہ بعض حرکتیں کیں جس کی وجہ سے مجبوراً ان پر کچھ پابندیاں عائد کی گئیں۔ جب مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اُن میں سے اکثریت ایسی ہے جو خطبات نہیں سنتے، یا جن کا جماعت میں زیادہ تر actively آنا جانا نہیں ہے، نہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں لیکن جماعت کے ساتھ تعلق کیونکہ اُن کے خون میں تھا اس لئے جب اُن پر پابندیاں لگیں، ان کو تھوڑی سی سزا دی گئی تو پریشان بھی ہو گئے اور انتہائی فکر اور درد سے مجھے معافی کے خط بھی لکھنے لگ گئے۔ بعض مجھے ملے بھی تو اُس وقت بھی روتے تھے۔ اگر وہ صرف دنیادار ہی ہوتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔ پس ایسے بھی ہیں جو دنیا کے کاروباروں کی وجہ سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں اور جب اُنہیں توجہ دلائی جاتی ہے تو پھر اُنہیں شرمندگی کا احساس بھی ہوتا ہے اور توبہ و استغفار بھی کرتے ہیں اور آئندہ سے جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

پس یہ یاد دہانی کروانا اور نگرانی بھی رکھنا یہ جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، (مربیان) اور ذیلی تنظیمیں ہیں، ان سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔ دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔ جب ان کو سمجھایا جائے تو یہ لوگ مزید نکھر کے سامنے آتے ہیں۔ اگر کوئی گرد پڑ بھی گئی ہو تو وہ جھڑ جاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی تعزیر کی جاتی ہے تو اُس وقت اس وفا کا شدت سے اظہار ہوتا ہے۔

اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو جہاں خلافت سے مزید تعلق مضبوط ہو گا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اگلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ افراد جماعت پر چندوں کی اہمیت واضح کرنا ہے۔ یاد رکھیں اور یہ بات عموماً میں سیکرٹریان مال سے کہا بھی کرتا ہوں کہ لوگوں کو یہ بتایا کریں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ ان فرائض میں داخل ہے جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں متعدد جگہ حکم فرمایا ہے۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (التغابن: 17-18) پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر

ہے۔اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔اگر تم اللہ کو قرضہِ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھادے گا۔(-) وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

پس ان آیات سے واضح ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرمایا کہ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو قرض دیا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو بندے کو اس کی قربانی کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاتی ہے۔اور لوگ ایسے متعدد واقعات مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیا۔اس بارے میں کئی دفعہ مَیں مختلف واقعات بھی بیان کر چکا ہوں۔اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے، اس کو ہمارے پیسے کی ضرورت نہیں۔اصل میں تو ہمیں پاک کرنے کے لئے ہمارے اطاعت کے معیار دیکھنے کے لئے، ہمیں تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرتا دیکھنے کے لئے، ہمارے مال کی قربانی کے دعویٰ کے معیار کو دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کرو، اُس کے دین کے پھیلانے کے لئے، بڑھانے کے لئے خرچ کرو۔

پس ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اُس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں۔بہتر ہے نہ دیا کریں۔اگر دوسرے کے مقابل پر آ کر صرف مقابلے کی غرض سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔غرض کہ کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں ردّ ہو سکتی ہے۔پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔الٰہی جماعتوں کے لئے مالی قربانی انتہائی اہم چیز ہے۔اس لئے میں نے تمام جماعتوں کو یہ کہا ہے کہ نومبائعین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو، تا کہ اُنہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔

چندوں کی اہمیت کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، اسی واسطے علم تعبیر الرّؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اُس سے مراد مال ہے۔یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: (-) (آل عمران: 93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں (-) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 367، 368 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس سیکرٹریان مال کو اس طریق پر افرادِ جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے کہ جب مالی قربانی ہو تو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے۔اسی طرح مربیان کو بھی اس بارے میں جب بھی موقع ملے نصیحت کرنی چاہئے۔اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔پس ہر سطح پر سیکرٹریانِ مال کو فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہر فرد تک اُن کی ذاتی approach ہو۔یہ نہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کر دیا جائے کہ ذیلی تنظیمیں اس میں مدد کریں۔ذیلی تنظیمیں صرف اس حد تک مدد کریں گی کہ وہ اپنے ممبران کو تلقین کریں۔اس سے زیادہ سیکرٹریانِ مال کی مدد ذیلی تنظیم کا کام نہیں ہے۔ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو توجہ دلا سکتی ہیں کہ سیکرٹریانِ مال سے تعاون کریں اور چندے کی روح کو سمجھیں۔بہرحال چندے کی روح کو سمجھانا تو ذیلی تنظیموں کا کام ہے۔لیکن سیکرٹریان مال اس بات سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے کہ ہم نے ذیلی تنظیموں کو کہا تو انہوں نے ہماری مدد نہیں کی۔یہ ذمہ داری ان کی ہے اور انہی کو نبھانی پڑے گی۔سیکرٹریان مال کا کام ہے کہ ہر مقامی سطح پر، ہر گھر تک پہنچنے کی کوشش کریں۔اب تو فون ہیں، دوسرے ذریعے ہیں، سواریاں ہیں۔یہاں یورپ میں تو اور بھی زیادہ بڑے وسائل ہیں۔پاکستان میں ایسے سیکرٹریانِ مال بھی تھے جو دن کو اپنا کام کرتے تھے اور پھر شام کے وقت کام ختم کر کے رات کو گھروں میں پھرتے تھے۔بڑے شہر ہیں، کراچی ہے لاہور ہے سائیکل پر سوار ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہے ہیں اور نصیحت کر رہے ہیں، اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔تو یہاں تو اب بہت ساری سہولتیں آپ کو میسر ہیں اور پھر بھی کام نہیں کرتے۔بلکہ بعض سیکرٹریان مال کی یہاں بھی مجھے شکایات پہنچی ہیں کہ اُن کے اپنے چندے معیاری نہیں ہیں۔اگر اپنے چندے معیاری نہیں ہوں گے تو دوسروں کو کیا تلقین کر سکتے ہیں اور پیار اور نرمی سے یہ کام کرنے والا ہے۔مالی قربانی کی اہمیت واضح کریں۔بعض سخت ہو جاتے ہیں۔ایک دفعہ کوئی انکار کرتا ہے تو دوسری دفعہ جائیں، تیسری دفعہ جائیں، چوتھی دفعہ جائیں لیکن ماتھے پر بل نہیں آنا چاہئے۔دینے والے بھی یہ یاد رکھیں کہ کسی شخص کو یہ زعم نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس کے چندے سے نظام جماعت چل رہا ہے اور اس لئے سیکرٹری مال بار بار اس کے پاس آتا ہے۔

یہ حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کبھی مالی تنگی نہیں آئے گی اور کام چلتے رہیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ہاں آپ کو فکر تھی تو اس بات کی تھی کہ مال کا خرچ جو ہے وہ صحیح رنگ میں ہوتا ہے کہ نہیں؟ (ماخوذ از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ خرچ حتی الوسع صحیح طریقے پر ہو۔بعض جگہ خرچ میں لاپرواہی ہو تو توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔جماعت میں آڈٹ کا نظام بھی اس لئے قائم ہے۔اور پھر یہ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اخراجات پر گہری نظر رکھے۔یہ نہیں کہ جو بِل آیا اُس کو ضرور پاس کر دینا ہے۔آڈٹ کے نظام کو فعال کرے اور اس طرح فعال کرے کہ آڈیٹر کو آزادی ہو کہ جس طرح وہ کام کرنا چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرے۔اُس کو پورے اختیار دیئے جائیں۔خرچ کے بارے میں مَیں بتا دوں کہ ایم ٹی اے کا ایک بہت بڑا خرچ ہے اور ایم ٹی اے کے لئے مدّ تربیت کے لحاظ سے علیحدہ تحریک بھی کی جاتی ہے۔گو کہ اب اخراجات اتنے زیادہ ہو چکے ہیں کہ صرف اُتنی رقم سے تو ایم ٹی اے کے خرچ نہیں چل سکتے۔تو جو جماعت کا باقی مجموعی بجٹ ہے اُس میں سے بھی رقم خرچ کی جاتی ہے کیونکہ ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے لئے ہمارے چار پانچ سیٹلائٹ کام کر رہے ہیں۔تو اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔لوگوں کو توجہ کرنی چاہئے۔اگر جلسے کے دوسرے دن کی تقریر کو غور سے سنیں، جو یہاں یوکے (UK) میں میں کرتا ہوں تو ہر ایک کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے پیسے میں کتنی برکت ڈالی ہوئی ہے اور کس طرح کام کی وسعت ہو رہی ہے اور کس طرح کام کا پھیلاؤ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر سال اس پیسے کو کتنے پھل لگا رہا ہے اور کس طرح لگا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب اخراجات احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں سے ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی میں آج توجہ دلانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔**امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا**

ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں اور کوئی بھی بات جب دیکھیں کہ خطبہ میں کی گئی ہے، کوئی ہدایت دی گئی ہے تو آگے پہنچاتے ہیں۔ اور باقیوں کو بھی چاہئے کہ اس پر عمل کریں۔ یوکے (UK) تو ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اگر اس بارے میں یہاں صحیح رنگ میں کام کیا جائے تو سب جماعتوں سے بڑھ کر یہاں بہترین نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

پس آج سے نیشنل امیر اپنے پروگرام بنائیں کہ ہر جماعت تک انہوں نے کس طرح پہنچ کر جماعتی نظام کو فعال کرنا ہے۔ یوکے (UK) اور چھوٹے ممالک جو ہیں اُن میں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مرکز میں اور کسی بھی ریجن میں میٹنگ کے لئے جمع کیا جا سکتا ہے۔ جو بڑے ممالک ہیں، امریکہ کینیڈا وغیرہ ہے، وہ اس سلسلہ میں اپنا کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں کہ کس طرح وہ ذاتی رابطہ ہر سطح کی جماعت کو فعال بنانے کے لئے کر سکتے ہیں۔

ایک اور اہم بات جو پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ افراد جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یوکے (UK) شوریٰ پر جو مَیں نے باتیں کی تھیں، یوکے شوریٰ کا مختصر سا خطاب تھا، وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے۔ تبشیر اس بارے میں انتظام کرے اور ہر جگہ یہ پہنچا دیں۔

انتظامی امور میں ایک اور بات یہ کہنی چاہتا ہوں کہ عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کے قواعد کے بارے میں ضرور پڑھیں۔ قواعد میں ہر ایک شعبہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اس کے کیا فرائض ہیں؟ کیا اختیارات ہیں؟

ایک ہدایت نیشنل امیر کے لئے ہے کہ وہ ریجنل امیر کو جو کام اور اختیارات دیں اس کے بارے میں مرکز کو بھی لکھیں اور بتائیں۔ اس پر کم از کم میرا خیال ہے کہ کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا۔ کیونکہ کبھی ایسا خط مجھے نہیں آیا کہ ہم نے فلاں ریجن میں امیر مقرر کئے ہیں اور اُن کے یہ یہ اختیارات ہیں۔ اس پر قاعدہ نمبر 177 لکھا ہوا ہے اور بڑا واضح ہے۔ اب اس بارے میں توجہ کی ضرورت ہے۔ امراء خاص طور پر قواعد کی کتاب میں سے 215 سے 220 تک جو قواعد ہیں وہ ضرور پڑھیں اور خاص طور پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو تو ان کو ذہن میں رکھیں اور ان پر عمل کریں۔ (قواعد تحریک جدید کے Revised Edition 2008 کے مطابق یہ قواعد 259 تا 264 درج ہیں)

اسی تعلق میں (مربیان) کو بھی میں یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور ایک ذمہ داری اُن کی یہ بھی ہے کہ جماعتوں میں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ خود اگر کبھی دورے پر ہوں تو ایسے استاد تیار کریں جو بچوں اور قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو قرآن کریم پڑھا سکیں اور یہ کلاسیں باقاعدگی سے ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ہفتہ میں ایک دن ہو گئی یا ہفتہ میں دو دن ہو گئی۔ مغرب یا عشاء کے وقت جب بھی وقت ہو پڑھائیں۔ اگر مربیان اور (-) دورے پر نہ ہوں اور خود موجود ہوں تو جو جو اُن کے سینٹر ہیں وہاں یہ کلاسیں لیں۔ کئی شکایات آ رہی ہیں کہ ہمارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے والا کوئی نہیں اور ہمیں مجبوراً بعض دفعہ غیر احمدیوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح جن کو قاعدہ پڑھانے کی ضرورت ہے، اُنہیں قاعدہ پڑھائیں۔ اس طرح بھی بچوں کو آپ لوگ (بیت) سے attach کریں گے، مرکز سے attach کریں گے تو تربیتی لحاظ سے بھی یہ چیز بڑی مفید ہو گی اور قرآنِ کریم کے پڑھانے کا جو فائدہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے ہی۔

(مربیان) کے لئے یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ عموماً تین چار سال بعد اُن کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے بھی ضرورت ہو تو جس ملک میں ہوں وہیں اسی جگہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح کی کبھی صورتحال پیدا ہو تو بعض ملکوں سے ہمیں یہ شکایت ہے کہ ان کو بڑا انقباض ہوتا ہے۔ ایسے تبادلوں کو بخوشی تسلیم کرنا چاہئے۔ اللہ کے فضل سے یہاں یوکے (UK) کے (مربیان) میں یہ بات ابھی تک میرے علم میں نہیں آئی۔

یہ بھی اہم بات یاد رکھیں کہ **اگر کسی عہدیدار یا اگر امیر کو بھی کسی بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہو مثلاً اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو جماعتی روایت کے خلاف ہے یا جس میں کوئی شرعی روک ہے تو ادب کے دائرے میں اور نرمی کے ساتھ توجہ دلائیں۔ اگر بات نہ مانی جائے اور جماعتی نقصان ہو رہا ہو یا شرعی حکم ٹوٹ رہا ہو تو پھر مجھے اطلاع کر دیں۔** کسی قسم کی آپس میں بحث اور ایک ضد بازی نہیں شروع ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ یہ پھر نظام جماعت میں تفرقہ ڈالنے کا موجب بنتی ہے۔ بیشک میں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ مربیان دینی مسائل میں امراء کو توجہ دلا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے اس قاعدے کی بھی پابندی کرنی ضروری ہے یا ایسے اخلاق کی بھی پابندی کرنی ضروری ہے کہ احسن طریق پر اور بغیر کسی ایسے ماحول کو پیدا کئے جس سے جماعتی نظام متاثر ہو رہا ہو، یہ نصیحت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی احمدی بننے اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو عزیزہ تانیہ خان کا ہے جو آصف خان صاحب سیکرٹری امور خارجہ کینیڈا کی اہلیہ تھیں۔ 6راگست 2013ء کو 38 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ (-)

یہ لبنانی نژاد کینیڈین خاتون تھیں۔ 1998ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ بڑی فعال داعی الی اللہ تھیں۔ (دعوت الی اللہ) کا بڑا شوق تھا۔ نیشنل سیکرٹری (دعوت الی اللہ) لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے لوکل اور نیشنل لیول پر جماعتی خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ ایم ٹی اے کینیڈا کی مستقل ممبر تھیں۔ میڈیا پر بھی (-) اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتی تھیں۔ اس مقصد کے لئے آپ نے کینیڈا کے طول و عرض کے علاوہ امریکہ کا سفر بھی اختیار کیا۔ اپنا مؤقف ہر فورم پر بڑی خوبصورتی اور نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا کرتی تھیں۔ پیشے کے لحاظ سے ایک ٹیچر تھیں اور ابھی حال ہی میں اُن کی تقرری وائس پرنسپل کے طور پر بھی ہوئی تھی۔ طلباء میں انسانی قدریں پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ ٹیچر کی حیثیت سے کئی ایوارڈ حاصل کئے۔ خلافت کے ساتھ ان کا بڑا محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے والی تھیں۔ پردہ کی پابند اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار۔ اپنے اعضاء بھی انہوں نے وفات کے بعد donate کرنے کی وصیت کی ہوئی تھی۔ غریبوں کی بڑی ہمدرد، بیوی بھی مثالی، ماں بھی مثالی، ہر رشتہ کو خوبصورتی سے نبھانے والی تھیں۔ پاکستانی سے شادی ہوئی تھی لیکن انہوں نے غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو adjust کیا۔ (دینی) اقدار کی محافظ، بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی تین بچیاں ہیں جو وقف نو میں شامل ہیں۔ ان کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ وہاں صوبے کی جو خاتون وزیر اعلیٰ ہے وہ بھی ان کے جنازے پر آئی ہوئی تھیں۔ ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ ممبر، کونسلر، سکول کے اساتذہ، طلباء، غیروں کی بھی بڑی کثیر تعداد تھی۔ بڑی مشہور اور ہر دلعزیز تھیں۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے میں نے ان کی تعریف سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ان کی بچیوں کو بھی اور خاوند کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مظہر محمود قیصر بھٹی صاحب صدر جماعت چک 45ر۔ب مرڑ ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 21؍اگست 2013ء کو بعد از نماز مغرب چک 45ر۔ب مرڑ سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب میں تقریب آمین اور تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ مکرم رفیع احمد طاہر صاحب امیر ضلع ننکانہ نے علی شان ابن مکرم شفیق احمد صاحب، علی شان ابن مکرم محمد آصف صاحب، ولید احمد ابن مکرم رشید احمد صاحب اور فہد احمد ابن مکرم شہباز احمد صاحب غیر از جماعت سے قرآن کریم کے حصص سنے ان بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق مکرم وجاہت احمد قمر صاحب معلم وقف جدید کو نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کی باقاعدگی کے ساتھ تلاوت کرنے، سمجھنے اور عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب ضلع نے علمی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والوں اور قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والوں کو انعامات سے نوازا اور نصائح کیں۔ مکرم منتظر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس تقریب کو بابرکت فرمائے آمین

ولادت

مکرمہ ممتاز ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ظفر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی بھانجی مکرمہ شگفتہ فاروق صاحبہ اہلیہ مکرم فاروق ارشد خان رانا صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے 17 ستمبر 2013ء کو ایک بیٹے اور 3 بیٹیوں کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کو پیارے آقا نے وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ جس کا نام آیان ارشد خان تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا محمد ارشد خان صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر F.D.A کا پوتا اور مکرم رانا بشارت احمد صاحب آف ہالینڈ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی و تندرستی والی لمبی فعال زندگی عطا کرے۔ نیک، خادم دین اور دونوں خاندانوں کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم حافظ رضوان احمد صاحب کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے درمان احمد، عمر ساڑھے نو سال اور بھتیجی درمانہ شاہد عمر گیارہ سال نے مورخہ 16 ستمبر 2013ء کو قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ اسی روز تقریب آمین منعقد ہوئی۔ بچوں کی مدرسہ محترمہ امۃ القدیر صاحبہ زوجہ مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب دارالنصر غربی منعم نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچوں کے والد مکرم شاہد احمد صاحب ہیں اور دادا مکرم رانا محمود احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید بیوت الحمد ہیں۔ بچے حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نمبردار آف بھگول کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دو تربیتی پروگرام

قلعہ کالروالا

مکرم نور احمد سندھو صاحب جنرل سیکرٹری قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 15 ستمبر 2013ء کو بعد از نماز مغرب قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام جلسہ تربیت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رانا لقمان احمد یوسف صاحب مربی سلسلہ قلعہ کالروالا نے ایم ٹی اے کی اہمیت و افادیت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد اس پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم ناصر احمد ورک صاحب مربی سلسلہ گھٹیالیاں نے تربیتی موضوع پر تقریر کی اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشنز لینے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر میں مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب امیر حلقہ قلعہ کالروالا نے دعا کروائی اور پروگرام کی حاضری مجموعی طور پر 122 رہی۔

مالو کے بھلی

مکرم راؤ شاہنواز صاحب معلم سلسلہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 16 ستمبر 2013ء کو جماعت احمدیہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ کو تربیتی پروگرام کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رانا لقمان احمد یوسف صاحب مربی سلسلہ نے ایم ٹی اے اور دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم بشیر احمد رحمانی صاحب امیر حلقہ قلعہ کالروالا نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ اس پروگرام کی مجموعی حاضری 40 رہی۔

اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مورخہ 2 ستمبر 2013ء کو بعد از نماز ظہر و عصر بیت الفضل لندن میں خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ سعید الدین صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ عالیہ رفعت صاحبہ بنت مکرم فہیم خالد رانا صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا۔ دلہا محترم چوہدری غلام احمد صاحب 168 مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا اور دلہن محترم رانا محمد خان صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر جہت سے مبارک کرے، اس جوڑی پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظر ڈالے اور اس رشتہ کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عطاء المنان قمر صاحب انسپکٹر تربیت دفتر وقف جدید دارالرشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم شفیق احمد ناصر صاحب شیزان فیکٹری لاہور گزشتہ کئی سالوں سے شوگر اور ہیپاٹائٹس سی کے مرض میں مبتلا ہیں اور آجکل طبیعت کافی خراب ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ ممتاز ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا ظفر احمد شاہد صاحب سیکرٹری مال باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ کے بڑے بہنوئی مکرم رانا بشارت احمد صاحب ہالینڈ گزشتہ اڑھائی سال سے کافی بیمار ہیں۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے اور صحت دن بدن گرتی چلی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم بشیر احمد سیفی صاحب سیکرٹری مال لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے دوست مکرم مجید احمد پرویز صاحب UK میں بیمار ہیں۔ دل میں جھلی آنے کی وجہ سے آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پانچویں سالانہ تقریب آمین

(شعبہ وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شعبہ وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنی پانچویں سالانہ تقریب آمین مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو بعد نماز عصر ہال دفتر لوکل انجمن احمدیہ میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ تقریب آمین کے مہمان خصوصی مکرم اللہ بخش صادق صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ گزشتہ سال تقریب آمین میں 70 واقفین نو شامل ہوئے تھے۔ اور امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے 72 واقفین نو اس سالانہ تقریب آمین میں شامل ہوئے۔

رپورٹ کے بعد محترم مہمان خصوصی نے کچھ واقفین نو بچوں سے باری باری قرآن کریم سے کچھ حصہ سنا اور قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر پر مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ دعا کے بعد مہمانان اور تمام شرکاء تقریب کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

سفوف مفرح: گھبراہٹ، لولگنا، گرمی کی قے و گرمی کے بخار میں مفید ہے۔
حب سعال: کھانسی خشک و تر ہر قسم میں مفید ہے۔
اکسیر الرجال: مردانہ طاقت کی بے مثال دوا
یہ تینوں دوائیں دواخانہ ہذا کے قدیم، مفید اور مؤثر مجربات ہیں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر کراچی وفات پاگئے

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر کراچی مورخہ 12 ستمبر 2013ء کو ایک مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ آپ نے قریباً 94 برس عمر پائی۔

آپ نے 1943ء میں 24 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ قبول احمدیت کے بعد آپ نے امریکی سفارت خانہ دہلی میں بطور کلرک ملازمت شروع کی۔ 1946ء سے 1950ء تک آپ نے محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے پاس ملازمت کی۔ 1946ء میں آپ لاہور منتقل ہوگئے اور پھر 1947ء میں کراچی۔ اس دوران آپ محترم چوہدری شاہنواز صاحب کے ساتھ ادویات کی درآمد کا کام کرتے رہے۔

8 مئی 1950ء کو جناب چوہدری شاہنواز صاحب کی مدد سے آپ نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کاروبار میں بہت برکت ڈالی اور آپ آسودہ حال ہوگئے۔ آپ نے صرف دسویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن عطا کیا تھا کہ آپ سے ملنے والا کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ آپ نے اس قدر کم دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے۔

1950ء میں جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب کے زمانہ امارت میں آپ نائب امیر ضلع مقرر ہوئے۔ 1953ء کے فسادات کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو وقتی طور پر امیر جماعت کراچی مقرر کیا۔ تاہم اس کے بعد چوہدری عبداللہ خان صاحب کی علالت کی وجہ سے آپ بطور امیر جماعت کراچی کام کرتے رہے اور ان کی وفات کے بعد آپ امیر جماعت مقرر ہوئے اور اس حیثیت سے 1964ء تک جماعت کی خدمات بجالاتے رہے۔

1953ء کے فسادات کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود نے صدر انجمن احمدیہ کراچی میں قائم فرمائی اور شیخ رحمت اللہ صاحب کو اس کا ناظر اعلیٰ مقرر کیا۔ حضرت مصلح موعود کی طویل علالت کے زمانہ میں نگران بورڈ قائم کیا گیا۔ جناب شیخ رحمت اللہ صاحب اس کے ممبر مقرر کئے گئے اور اس کے بورڈ کے خاتمہ تک خدمت بجالاتے رہے۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ حضرت مصلح موعود کے زیرسایہ خدمت دین کی توفیق پائی۔ حضرت مصلح موعود کو آپ پر حد درجہ اعتماد تھا اور اکثر حساس جماعتی معاملات کے سلسلے میں حضرت مصلح موعود آپ کو ذمہ داری سونپا کرتے تھے۔

آپ ایک صاف گو، دیانتدار اور خدا رسیدہ انسان تھے۔ بہت دعا گو اور مالی قربانی میں ہمیشہ صف اول میں شامل رہنے والوں میں سے تھے۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے عشق تھا اور ہمیشہ جماعت کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔

آپ بہت مخیّر اور سخی دل انسان تھے۔ آپ اپنے دوستوں اور عزیزوں اور ضرورت مندوں کی مالی مدد فرمایا کرتے تھے اور اپنی زندگی میں 32 مکان اپنے عزیز و اقارب کو عطا کئے۔ ضرورت مند رشتہ داروں اور دیگر احباب کی تعلیم کا خرچ بھی اٹھایا کرتے تھے۔

مکرم شیخ صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور آپ کے دوست احباب تمام دنیا میں پھیلے ہوئے تھے، جس میں مختلف قومیتوں اور مذاہب کے شرفاء شامل تھے۔ آپ ان وسیع تعلقات کو دعوت حق اور جماعت کے مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال فرماتے رہے۔

آپ انتہائی دعا گو، عبادت گزار، پنجوقتہ نمازی اور باپابندی سے تہجد ادا کرتے تھے۔ آپ صاحب کشوف و رؤیا تھے۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ بیگم عسکری رحمت اللہ صاحبہ، پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کی بڑی صاحبزادی آپ کی زندگی میں وفات پاگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو 25 پوتے، پوتیوں/نواسے نواسیوں اور 14 پڑپوتے پڑپوتیوں/پڑنواسے اور پڑنواسیوں سے نوازا۔

آپ کے ایک صاحبزادے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب لمبے عرصہ سے صدر جماعت احمدیہ کلیولینڈ اور نائب امیر امریکہ اور جماعتی مرکزی ویب سائٹ کے چیئرمین ہیں۔

آپ کے دوسرے صاحبزادے مکرم شیخ فرحت اللہ صاحب نائب امیر ضلع فیصل آباد اور صدر صنعت و تجارت مشاورتی بورڈ مرکزیہ ہیں۔

آپ کے دو صاحبزادے مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب اور مکرم شیخ ضیاء اللہ صاحب کراچی میں مقیم ہیں اور ایک صاحبزادے شیخ نعیم اللہ صاحب نیویارک امریکہ میں مقیم ہیں۔

آپ کی ایک صاحبزادی مکرمہ جمیلہ رحمانی صاحبہ مقیم لندن سیکرٹری مال لجنہ لندن کی حیثیت سے خدمت دین بجالاتی رہیں۔ آپ کے داماد مکرم غلام رحمانی صاحب طویل عرصہ تک سیکرٹری وصایا برطانیہ کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کرتے رہے۔

آپ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ندرت ملک صاحبہ ریجنل صدر لجنہ ایسٹ مڈویسٹ امریکہ کی حیثیت سے خدمات دینیہ بجالاتی رہیں۔ ان کے شوہر جناب ڈاکٹر عبدالسلام ملک صاحب صدر جماعت کولمبس امریکہ ہیں۔

آپ کا جنازہ بیت الرحمان کراچی میں 15 ستمبر کو بعد نماز ظہر پڑھا گیا۔ پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا اور 16 ستمبر کو احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم ملک خالد مسعود صاحب قائم مقام ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ خطبہ جمعہ مورخہ 20 ستمبر 2013ء میں حضور انور نے بھی مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ جنازہ غائب بھی پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 ستمبر 2013ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
2:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
6:00 am	بیت امن کا افتتاح
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2007ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 27 جولائی 2008ء
2:00 pm	سوال و جواب 27 نومبر 2007ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 ستمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
11:30 pm	جلسہ سالانہ یوکے

بون میرو ٹرانسپلانٹ کے ذریعے ایچ آئی وی کا علاج

طبی ماہرین نے ایچ آئی وی ایڈز کے علاج میں اہم پیشرفت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بون میرو ٹرانسپلانٹ کے ذریعے ایچ آئی وی کا علاج ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ایک تحقیق کے دوران دو ایچ آئی وی پازیٹو افراد میں بلڈ کینسر سے بچاؤ کے لئے سٹیم سیل امپلانٹ کیا گیا جس کے بعد 15 ہفتے تک ان میں ایچ آئی وی وائرس کی نشانیاں دوبارہ دیکھنے کو نہیں ملیں یہاں تک کہ انہوں نے ادویات استعمال کرنا بھی چھوڑ دی ہیں تاہم ابھی تک کچھ ڈاکٹرز کو خطرہ ہے کہ ایڈز کا وائرس ان کے جسم میں ہی کہیں چھپا بیٹھا ہے اور کسی بھی وقت دوبارہ نمودار ہوسکتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ان دونوں افراد کو ایک سال تک ٹیسٹ کیا جائے گا اور تب ہی ہم کسی حتمی نتیجے تک پہنچ سکیں گے اور اگر یہ طریقہ کامیاب ہوجاتا ہے تو یہ جین تھراپی اور ایچ آئی وی کے علاج میں اہم پیشرفت ہوگی۔ (روزنامہ دنیا 5 جولائی 2013ء)

تمام ۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً: فرنیچر، کراکری، A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ
03317797210
047-6212633
پروپرائیٹر: شاہد محمود

ربوہ میں طلوع وغروب 24 ستمبر

طلوع فجر	4:36
طلوع آفتاب	5:55
زوال آفتاب	12:00
غروب آفتاب	6:06

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے
قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ والی پراپرٹی دس مرلہ
رابطہ: 0044208874484 00447825538494

موٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہوجاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا ½4 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا ½1 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10